السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم بعض اسلامی ملکوں میں یہ دیکھتے ہیں کہ وہاں کچھ لوگ ازراہ جہالت قبروں کا طواف کرتے ہیں تو ان لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے، کیا انہیں مشرک قرار دیا جائے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص بتوں کو پکارے یا ان سے استغاثہ وغیرہ کرے تو اس کا حکم بحمد للہ واضح ہے کہ یہ کفر اکبر ہے الا یہ کہ وہ یہ دعوی کرے کہ اس نے اللہ تعالی کی عبادت کے قصد سے قبروں کا طواف کیا ہے جس طرح کعبہ کا طواف کیا جاتا ہے اور یہ گمان کرے کہ قبروں کا طواف جائز ہے اور اس کا اس سے قصد اصحاب قبور سے تقرب کا حصول نہ ہو بلکہ قصد صرف اللہ وحدہ کے تقرب کا حصول ہو تو ایسے شخص کو کافر نہیں بلکہ بدعتی قرار دیا جائے گا کیونکہ قبروں کے پاس جس طرح نماز پڑھنا بدعت ہے، اسی طرح قبروں کا طواف بھی ایک منکر بدعت ہے اور یہ سب باتیں بالآخر کفر تک پہنچانے والی ہیں، قبروں کے پجاریوں پر غلبہ اصحاب قبور کے تقرب کے حصول ہو کا ہوتا ہے جس طرح کہ وہ ان کے نام پر جانوروں کو ذبح کر کے اور ان کے نام کی نذر مان کر ان کے تقرب کو حاصل کرنا چاہتے ہیں اور یہ سب شرک اکبر کی صورتیں ہیں، جو شخص ان کا ارتکاب کرتے ہوئے مرجائے، وہ کافر مرے گا، اسے نہ غسل دیا جائے گا، نہ اس کا جنازہ پڑھا جائے گا اور نہ اسے مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن کیا جائے گا، آخرت میں اس کا معاملہ اللہ تعالی کے سپرد ہوگا اگر اس کے پاس توحید کی دعوت نہیں پہنچی تو یہ اہل فترت کے حکم میں ہوگا اور اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ کا قصہ ہے کہ انہوں نے آپؐ کی نبوت کے زمانہ ہی کو نہیں پایا جس کی وجہ سے وہ اپنی قوم کے دین پر تھیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالی سے ان کی مغفرت کے لئے دعا کرنے کی اجازت طلب کی تو آپؐ کو یہ اجازت نہیں ملی کیونکہ وہ اپنی قوم کے دین پر تھیں، اسی طرح آپؐ کے والد کا معاملہ ہے کہ جب ایک سائل نے آپؐ سے اپنے باپ کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا تھا کہ ''میرا باپ اور تمہارا باپ دونوں جہنم میں ہیں۔'' آپؐ کے والد کا انتقال زمانہ جاہلیت میں ہوا تھا اور وہ اپنی قوم کے دین پر تھے، لہذا ان کا حکم بھی کافروں کے حکم جیسا ہے لیکن وہ شخص جس تک دنیا میں توحید کی دعوت نہ پہنچے، وہ حق سے ناواقف ہو اور فوت ہو جائے تو علماء کے صحیح قول کے مطابق قیامت کے دن اس کا امتحان ہوگا، اگر امتحان کامیاب ہو گیا تو جنت میں داخل ہوگا اور اگر امتحان میں ناکام رہا تو جہنم رسید ہوگا، ان تمام اہل فترت کے بارے میں بھی یہی حکم ہے، جن تک دین کی دعوت نہیں پہنچ سکی تھی کہ ارشاد باری تعالی ہے:

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا (الاسراء ۱۵/۱۷)

''اور جب تک ہم پیغمبر نہ بھیج لیں عذاب نہیں دیا کرتے۔''

لیکن جس شخص کے پاس قرآن پہنچ گیا یا جس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام پہنچ گیا اور اس نے لبیک نہ کہا تو اس پر حجت قائم ہو گئی، جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے:

وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ (الانعام ۱۹/۶)

''اور یہ قرآن مجید مجھ پر اس لئے اتارا گیا ہے کہ اس کے ذریعے سے تم کو اور جس شخص تک وہ نہ پہنچ سکے آگاہ کردوں۔''

اور فرمایا:

هَٰذَا بَلَاغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنذَرُوا بِهِ (ابراھیم ۱۴/۵۲)

'' یہ (قرآن) لوگوں کے نام (اللہ کا پیغام ہے) تاکہ ان کو اس سے ڈرایا جائے۔''

جس شخص کے پاس قرآن اور اسلام پہنچ جائے اور پھر وہ دائرہ اسلام میں داخل نہ ہو تو وہ کافر ہے۔ صیح حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس امت میں سے جو یہودی اور عیسائی بھی میرے بارے میں سنے، پھر مرجائے اور اس دین پر ایمان نہ لائے جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے تو وہ اہل جہنم میں سے ہوگا۔'' (صیح مسلم) اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بارے میں سننے ہی کو حجت قرار دیا گیا ہے۔

حاصل کلام یہ کہ جو دیار اسلام میں کفر کا اظہار کرے تو اس کا حکم کافروں جیسا ہے، باقی رہا یہ مسئلہ کہ وہ روز قیامت نجات پائے گا یا نہیں تو یہ معاملہ اللہ سبحانہ وتعالی کے سپرد ہے، اگر اسے دعوت نہیں پہنچی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بارے میں اس نے نہیں سنا تو قیامت کے دن اس کا امتحان ہوگا اور اس کی طرف جہنم کی آگ کی ایک گردن بھیجی جائے گی جیسا کہ حدیث اسود بن شریع میں آیا ہے کہ اس سے کہا جائے گا کہ اس میں داخل ہو جاو اور اگر وہ داخل ہو گیا تو آگ اس کے لئے ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جائے گی اور اگر اس نے آگ میں داخل ہونے سے انکار کیا تو یہ گردن اس کے گرد لپٹ جائے گی اور وہ جہنم رسید ہو جائے گا۔ (ہم اللہ تعالی سے سلامتی کی دعا کرتے ہیں)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جس تک دعوت نہ پہنچے جیسے کہ وہ لوگ جو اطراف دنیا میں رہتے ہیں یا جن کا تعلق اوقات فترت سے ہے یا دعوت تو پہنچے لیکن وہ مجنون اور فاتر العقل ہو یا بے عقل ہو تو یہ اور ان جیسے دیگر لوگ مشرکوں کے ان بچوں کی طرح ہیں جو چھوٹی عمر میں فوت ہو جائیں کہ مشرکوں کے وہ تمام بچے جو بلوغت سے پہلے فوت ہو جائیں، ان کا معاملہ اللہ تعالی کے سپرد ہے کیونکہ اللہ تعالی ہی جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے بھی اس وقت یہی جواب دیا تھا، جب آپؐ سے ان چھوٹے بچوں کے بارے میں سوال کیا گیا تھا۔ ان کے بارے میں اللہ سبحانہ وتعالی کے علم کا اظہار اوز قیامت ان کے امتحان سے ہوگا جو امتحان میں کامیاب رہا، وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو ناکام رہا وہ جہنم رسید ہوگا۔ ((**لاحول ولاقوۃ الاباللہ**))

[**فتاویٰ مکیہ**]